سوال

(31) غسل میت کا شرعی طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی، میت کو غسل دینے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میت کو غسل دینے کا شرعی طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے انسان، میت کی شرم گاہ دھوئے، پھر اسے غسل دینا شروع کرے اور پہلے اسے وضو کرائے لیکن اس کے منہ ورناک میں پانی نہ ڈالے بلکہ کپڑے کو پانی سے تر کرکے اس کے منہ اورناک کو صاف کردے، پھر باقی جسم کو ایسے پانی سے دھوئے جس میں بیری کے پتے ملے ہوئے ہوں (وہ اس طرح کہ) بیری کے پتے باریک کوٹ کر پانی میں ملائے جائیں اور پھر پانی میں ہاتھ ڈال کر ہلایا جائے حتیٰ کہ بیری کے پتوں کا جھاگ پیدا ہوجائے تو جھاگ لے کر سر اور داڑھی کو دھو دے اور باقی پتوں کے ساتھ باقی سارے جسم کو اچھی طرح دھودیا جائے، بیری کے پتوں کے استعمال سے خوب اچھی طرح صفائی ہوجائے گی۔ آخری بار جسم پر پانی بہاتے ہوئے اس میں کافور بھی شامل کرلیا جائے جو کہ ایک معروف خوشبو ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ کافور کے استعمال کے فائدے یہ ہیں کہ اس سے جسم سخت ہوجاتا ہے اور کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں۔

اگر میت کے جسم پر میل زیادہ ہو تو اسے زیادہ بار غسل دیا جائے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خواتین سے فرمایا تھا جو آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں:

(اغسلنها ثلاثا او خمسا او سبعا او اکثر من ذلک ان رایتن ذلک) (صحيح البخاري' الجنائز' باب یجعل الکافور فی الاخیرة' ح: 1259 وصحیح مسلم' الجنائز' باب فی غسل المیت' ح: 939)

’’اسے تین بار یا پانچ بار یا سات بار غسل دو اور اگر ضرورت محسوس کرو تو اس سے زیادہ بار بھی غسل دے سکتی ہو۔‘‘

غسل کے بعد میت کے جسم سے پانی کو صاف کردیا جائے اور اسے کفن پہنچا دیا جائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ](#)

کتاب الجنائز: ج2 صفحہ46

[محدث فتویٰ](#)